

زیادتی معنی پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ پھر زیادتی معنی سے
بلاغت کس قدر بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ لغات۔ عقوبت : عذاب، تعذیب، سختی، بعض اصحاب

نے سزا و عقوبت کو ہم معنی بتایا ہے، لیکن معاملہ عام و خاص کا ہے۔ یہ ایسی
ہی بات ہے، جیسے محض سزائے قید اور قید با مشقت دونوں ایک چیز نہیں۔

شرح : جزا و سزا کا عام اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ مومن کو گناہوں کے
مطابق سزائے گی اور وہ سزا دائمی نہ ہوگی، لیکن مشرک و منکر کے لیے سزا کی
کوئی حد نہیں خود قرآن کہتا ہے : ان الله لا يعفون ان یشرک به۔ (اللہ نہیں
بخشنے گا، جو اس کے بارے میں شریک کا مرتکب ہوگا) اسی عقیدے کی بنا
پر مرزا کہتے ہیں کہ گناہوں کی سزا میں مجھے جو عذاب دیا جا رہا ہے، اس کی
کوئی حد تو ہونی چاہیے۔ میں گنہگار ہوں، کافر نہیں، یعنی مجھے گناہوں کے
مطابق سزا دی جاسکتی ہے، جو بہر حال عارضی ہونی چاہیے۔ کفر و شرک کی
طرح دائمی سزا کا مستوجب تو نہ سمجھنا چاہیے۔

۵۔ ۶۔ ۷۔ لغات۔ قدم بوس : پاؤں چومنا۔

شرح : یہ تینوں شعر نعتیہ سمجھے جاتے ہیں اور یقیناً انھیں اور معنی پر
محمول نہیں کیا جاسکتا۔ یا رسول اللہ (صلعم) حضور اس عاجز کو کس وجہ سے عزیز
نہیں جانتے؟ میں لعل نہیں، زمرہ نہیں، سوتا نہیں، موقی نہیں، یعنی مجھ میں دنیوی
دولت کی کوئی خصوصیت موجود نہیں۔ دنیوی دولت تو حضور والا کی لگا ہوں
میں برابر بے وقعت رہی۔ جب میں دولت کے موٹ سے پاک ہوں تو حضور
مجھے ضرور عزیز تصور فرمائے، حضور والا نے معراج کی رات ہر دو ماہ کو قدم گاہ بنایا۔
میں درجے میں ہر دو ماہ سے کم نہیں، پھر ضرور میری آنکھوں کو قدم مبارک سے کیوں
مشرق نہیں فرماتے؟ حضور نے معراج کی رات آسمان کو قدم بوسی کا شرف عطا
فرمایا، لیکن مجھے یہ سعادت نصیب نہیں ہوتی۔ کیا آپ کا یہ غلام آسمان کے بھی